© rasailojaraid.com

محمد اسلم رانا ایڈیٹر ماہنامہ "المذاہب" ملک پارک شاہدرہ لاہور

سندھی اخبار "عبرت" کی

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی

ان دنوں سندھ میں بہتیرے ہفتہ وار، پندرہ روزہ اور ماہوار سندھی رسائل وجرائد چھپتے ہیں جن کا مقصد وحید (الا ماشاء اللہ) اسلام اور پاکستان سے دشمنی، سندھی ازم اور سندھی قومیت کی تبلیغ واشاعت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ روزانہ چھپنے والے اخبارات بے دین اور ملحد حلقوں کے قبضہ میں ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اسلام، پاکستان یا مسلمانوں کے مفادات کی بات کرنا چاہے بھی تو مالی وسائل پر مبنی گھمبیر مسائل اس کا راستہ روکتے ہیں۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ سندھی اخبارات میں مذہبی اور سیاسی لحاظ سے جو کچھ کوئی چاہے چھاپے علاقائی وقومی پریس اور صوبائی یا مرکزی سطح پر اسے کسی محاسبہ یا گرفت وسزا کا کوئی خوف نہیں ہے۔ چنانچہ حیدرآباد سے چھپنے والے کثیر الاشاعت سندھی روزنامہ "عبرت" کی طرف سے کمال درجہ کی دیدہ دلیری اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔

روزنامہ "عبرت" ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "استاد بخاری کے ساتھ منائی گئی شام اور محفل موسیقی" میں استاد بخاری کا ایک شعر نقل کیا گیا تھا جس کا ترجمہ یوں ہے!

"ہم نے جینے کی جنگ شروع کر رکھی ہے مخالف ہو کر اگر ملک الموت بھی آیا تو مر جائے گا

ہم سندھیوں کی آزادی چھیننے اگر خدا بھی جابر بن کر آیا، تو مر جائے گا۔"

ایک اسلام دشمن و دہریہ اہل قلم یوسف سندھی محکمہ تعلیم میں ملازمت کے ساتھ ساتھ روزنامہ "عبرت" میں ہفتہ وار کالم بھی لکھتا ہے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں اس کالم نگار نے اللہ پاک کی شان میں حد درجہ ہرزہ سرائی کی اسلام و پاکستان دشمن اور کفریہ و دہریہ کلمات پر نوشتہ کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"ہفتہ وار کالم ... ڈائیلاگ + کہانی .... خبروں کی تشریح نرسیما راؤ بابری مسجد تعمیر کرا کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھر ڈھاکہ آئیں گے (ایک خبر)"

اس خبر کی تشریح یوں ہے ۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم کے وقت نفرت کا ایک سیلاب اٹھا تھا جس نے برصغیر کا جغرافیہ بدل ڈالا ۔ اور ہندوستان سے سب پاک آدمی ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے اور سب پلید ہندوستان میں رہ گئے ۔ اور ان پلیدوں نے پوری نصف صدی رام جنم بھومی کی از سر نو تعمیر کرنے کے لیے تحریک چلائی اور بالآخر عزت مآب کلیان سنگھ نے یوپی کے وزیر اعلیٰ کی مدد سے کامیابی حاصل کی جیسے ہمارے ہاں عزت مآب غوث علی شاہ کی مدد سے ایم کیو ایم نے جنم لیا ۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت سے یہ پورا قصہ تمام ہوا ۔ اب دونوں طرف سے مندروں اور مسجدوں میں فصل کی کٹائی شروع ہو چکی ہے ۔ اور خدا پریشان ہو گیا ہے ۔ لوگوں نے جنون میں آ کر خدا کو اس کے گھروں سے نکال باہر کیا ہے ۔ اور ساتھ ہی حیدر آباد کے اسلام پسندوں نے غم والم کے سبب صدر کے علاقہ سے شراب کی دکانیں اکھاڑ کر اسلام کے لٹنے کا درد ہلکا کرنے کے لیے اپنے ساتھ حیدر آباد کے کنوؤں کو بھی شراب پلا کر بے حال کر دیا ہے ۔ کیونکہ شیدائیان اسلام بابری مسجد کی شہادت کے سبب سے کسی بھی جاندار کو غم میں نہیں دیکھنا چاہتے ۔ یہی سبب ہے کہ شیدائیان اسلام نے نرسیما راؤ کو ڈانٹ پلائی ہے کہ وہ پہلے بے گھر خدا کو اس کا گھر بنا کر دے ۔ پھر ڈھاکہ آئے ۔

اور ہاں! اگر تمہیں بے گھر خدا کہیں نظر آ جائے تو اسے علی الاظہار کی یہ نثری نظم ضرور سنا دینا ۔ اس وقت اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر مشورہ اور کونسا ہو سکتا ہے ۔

اے خدا ۔

"مسجدیں اور مندر ڈھائے جا رہے ہیں ۔ اب بھی تیرے لیے کوئی جگہ ہے ۔ تو ٹھیک ہے گزارہ کرے ۔ مگر جب بالکل بے سہارا ہو جاؤ ۔ تو قاسم آباد میں سندھیوں کے کیمپوں میں چلے آنا ۔"

یہ دلخراش وجگر پاش مضمون روزنامہ "عبرت" کے شام کو چھپنے والے "اخبار سندھ" ۱۵ دسمبر ۹۲ء میں بھی چھاپا گیا تھا!

کتنے دکھ کی بات ہے کہ المیہ بابری مسجد کے ضمن میں ہندوؤں نے بھارت میں ۱۵ ہزار مسلمانوں کو تہ تیغ کیا ۔ ہزار ہا زخمی اور عمر بھر کے لیے معذور ہوئے ۔ مسلمانوں کی کروڑ ہا روپوں کی املاک نذر آتش کر دی گئیں ۔ عفت مآب مسلم خواتین کی عصمتیں لوٹی گئیں ۔ لاکھوں مسلمان بے گھر ہوئے ۔

ادھر اسلامی پاکستان میں اس المیہ در المیہ کے نام پر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا علی الاعلان

© rasailojaraid.com

مذاق اڑایا جا رہا ہے! توبہ! توبہ! الحذر و الامان!!

اس مضمون کی اشاعت پر اسلامی حلقے چراغ پا ہیں۔ اور مجسم احتجاج بنے ہوئے ہیں۔ صدر مملکت، وزیر اعظم پاکستان، چیف آف آرمی سٹاف، چیف جسٹس، وزارت اطلاعات اور وزارت داخلہ کو بیسیوں ٹیلیگرام دیئے جا چکے ہیں۔ جلسوں اور پریس کانفرنسوں کے ذریعے اس سانحہ کو پریس قوم اور حکومت کے نوٹس میں لانا بھی بے سود ثابت ہوا ہے۔ قومی اخبارات اور سندھی پریس نے اس المیہ پر چپ سادھ رکھی ہے جس سے نام نہاد "ترقی پسند"، ملحد اور اسلام و پاکستان دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔

کہ درد مند مسلمانوں کے مقدمہ درج کرانے پر سیشن جج تھرپارکر نے قرار دیا کہ یہ کیس تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۵ اور سی۔ ۲۹۵ کے تحت جرم ہے اور مبلغ پچاس ہزار روپوں کی رقم پر ملزم کے قابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کا حکم دیا، تاہم ملزم آج تک آزاد ہے، بدستور دندناتا اور اہل اسلام کی چھاتی پر مونگ دلتا پھرتا ہے۔

امید واثق ہے کہ متعلقہ حکام مجرم کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچا کر مسلمانوں کے مجروح دلوں پر مرہم رکھیں گے۔